نظم

نظم کے معنی انتظام، ترتیب یا آرائش کے ہیں۔ اس کے علاوہ اس کے ایک معنی لڑی میں موتی پرونا بھی ہیں۔ نظم شاعری کی ایک ایسی صنف ہے جس میں کسی خاص موضوع پر تسلسل کے ساتھ اظہار خیال ہوتا ہے۔

مرکزی خیال کے گرد پوری نظم کا تانا بانا بُنا جاتا ہے۔ خیال کا تدریجی ارتقا نظم کی ایک اہم خصوصیت ہے جس کی جھلک طویل نظموں میں واضح طور پر دیکھنے کو ملتی ہے۔ عام طور پر ہر نظم کا کوئی عنوان ہوتا ہے۔ نظم کے لیے نہ ہیئت کی کوئی قید ہے اور نہ ہی موضوع کی۔ اردو میں رائج تمام ہیئتوں میں نظمیں لکھی جاتی رہی ہیں۔ البتہ ہیئت کے اعتبار سے نظم کی چار قسمیں ہیں: پابند نظم، نظم معرّا، آزاد نظم اور نثری نظم۔

وہ نظم جس میں بحر کے استعمال اور قافیوں کی ترتیب میں مقررہ اصولوں کی پابندی کی گئی ہو 'پابند نظم' کہلاتی ہے۔ ابتدائی دور کی بیشتر نظمیں اسی ہیئت میں لکھی گئی ہیں مثلاً 'آدمی نامہ'، 'نئی تہذیب'، 'مناجات بیوہ'، 'ماں کا خواب'، 'رامائن کا ایک سین' اور 'بدلی کا چاند' وغیرہ۔ نظم معرا میں تمام مصرعے ایک ہی بحر میں اور برابر ہوتے ہیں، لیکن اس میں ردیف اور قافیے کی پابندی نہیں ہوتی۔ ن. م. راشد کی نظم 'زادِ سفر'، فیض احمد فیض کی 'تنہائی' اور اختر الایمان کی 'اعتماد' وغیرہ نظم معرا کی مثالیں ہیں۔

آزاد نظم عام طور پر کسی مخصوص بحر میں ہوتی ہے لیکن اس کے مصرعے چھوٹے بڑے ہوتے ہیں۔ آزاد نظم میں ردیف اور قافیہ کی پابندی نہیں ہوتی۔ مثال کے طور پر مخدوم کی نظم 'چاند تاروں کا بن' اور ن. م. راشد کی 'زندگی سے ڈرتے ہو' وغیرہ۔

نثری نظم چھوٹی بڑی سطروں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس میں نہ تو ردیف اور قافیہ کی پابندی ہوتی ہے اور نہ ہی بحر اور وزن کی لیکن شاعرانہ حُسن اور موسیقیت ضرور ہوتی ہے۔ جیسے سجاد ظہیر کی نظم 'پگھلا نیلم' اور افضال احمد کی 'چھینی ہوئی تاریخ' وغیرہ۔

© NCERT not to be republished

پنڈت برج نرائن چکبست

1882 – 1926

پنڈت برج نرائن چکبست لکھنوی کشمیری پنڈت خانوادے سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے اجداد کشمیر سے فیض آباد آ کر بس گئے تھے۔ چکبست کی پیدائش فیض آباد میں ہوئی۔ ابتدائی تعلیم وہیں حاصل کی۔ بعد ازاں والدین کے ساتھ لکھنؤ آ گئے اور ساری عمر یہیں رہے۔ لکھنؤ میں ہی ثانوی اور اعلیٰ تعلیم حاصل کی۔ چکبست پیشے سے وکیل تھے۔ بچپن سے ہی شعر و شاعری سے دل چسپی تھی۔ لکھنؤ کے ماحول کے اثر سے جلد ہی یہ دل چسپی شوق میں بدل گئی۔

چکبست نے روایتی انداز سے شاعری شروع کی اور غزلیں بھی کہیں۔ جلد ہی وہ نظم نگاری کی طرف مائل ہو گئے۔ انھوں نے حب الوطنی اور قومی بیداری کو اپنی نظموں کا موضوع بنایا۔ ان کی نظموں میں قدرتی مناظر کی عکاسی، بیداریٔ وطن کے جذبات، آزادی کی تڑپ اور دردمندی کے پہلو نمایاں ہیں۔ ان کے کلام میں سلاست اور روانی پائی جاتی ہے۔ انھوں نے اپنے احباب، بزرگوں اور قومی رہنماؤں پر مرثیے لکھ کر ان کی سیرت کی عمدہ عکاسی کی ہے۔ ان کی نظموں کا مجموعہ 'صبحِ وطن' اور مضامین کا مجموعہ 'مضامین چکبستؔ' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ چکبست مشترکہ تہذیب کے علم بردار تھے۔ 'آصف الدولہ کا امام باڑہ'، 'پھول مالا' اور 'رامائن کا ایک سین' ان کی بہترین نظمیں ہیں۔

© NCERT not to be republished

4901CH11

رامائن کا ایک سین

رخصت ہوا وہ باپ سے، لے کر خدا کا نام — راہِ وفا کی منزلِ اوّل ہوئی تمام
منظور تھا جو ماں کی زیارت کا انتظام — دامن سے اشک پوچھ کر، دل سے کیا کلام

اظہارِ بے کسی سے ستم ہوگا اور بھی
دیکھا ہمیں اداس تو غم ہوگا اور بھی

دل کو سنبھالتا ہوا آخر وہ نونہال — خاموش ماں کے پاس گیا صورتِ خیال
دیکھا تو ایک در میں ہے بیٹھی وہ خستہ حال — سکتہ سا ہوگیا ہے، یہ ہے شدّتِ ملال

© NCERT not to be republished

تن میں لہو کا نام نہیں، زرد رنگ ہے
گویا بشر نہیں کوئی تصویرِ سنگ ہے

کیا جانے کس خیال میں گُم تھی وہ بے گناہ   نورِ نظر پہ دیدۂ حسرت سے کی نگاہ
جنبش ہوئی لبوں کو بھری ایک سرد آہ   لی گوشہ ہائے چشم سے اشکوں نے رخ کی راہ
چہرے کا رنگ حالتِ دل کھولنے لگا
ہر موئے تن، زباں کی طرح بولنے لگا

رو کر کہا خموش کھڑے کیوں ہو میری جاں   میں جانتی ہوں جس لیے آئے ہو تم یہاں
سب کی خوشی یہی ہے تو صحرا کو ہو رواں   لیکن میں اپنے منہ سے نہ ہرگز کہوں گی ہاں
کس طرح بَن میں آنکھوں کے تارے کو بھیج دوں
جوگی بنا کے راج دُلارے کو بھیج دوں

لیتی کسی فقیر کے گھر میں اگر جنم   ہوتے نہ میری جان کو سامان یہ بہم
ڈستا نہ سانپ بن کے مجھے شوکت و حَشَم   تم میرے لال تھے مجھے کس سلطنت سے کم
میں خوش ہوں پھونک دے کوئی اس تخت و تاج کو
تم ہی نہیں تو آگ لگاؤں گی راج کو

سرزد ہوئے تھے مجھ سے خدا جانے کیا گناہ   منجدھار میں جو یوں مری کشتی ہوئی تباہ
آتی نظر نہیں کوئی امن و اماں کی راہ   اب یاں سے کوچ ہو تو عدم میں ملے پناہ
تقصیر میری خالقِ عالم بحل کرے
آساں مجھ غریب کی مشکل اجل کرے

سن کر زباں سے ماں کی یہ فریاد درد خیز   اس خستہ جاں کے دل پہ چلی غم کی تیغ تیز
عالم یہ تھا قریب کہ آنکھیں ہوں اشک ریز   لیکن ہزار ضبط سے رونے سے کی گریز

© NCERT not to be republished

سوچا یہی کہ جان سے بے کس گزر نہ جائے
ناشاد ہم کو دیکھ کے ماں اور مر نہ جائے

پھر عرض کی یہ مادرِ ناشاد کے حضور   مایوس کیوں ہیں آپ الم کا ہے یہ وفور
صدمہ یہ شاق عالمِ پیری میں ہے ضرور   لیکن نہ دل سے کیجیے صبر و قرار دور

شاید خزاں سے شکل عیاں ہو بہار کی
کچھ مصلحت اِسی میں ہو پروردگار کی

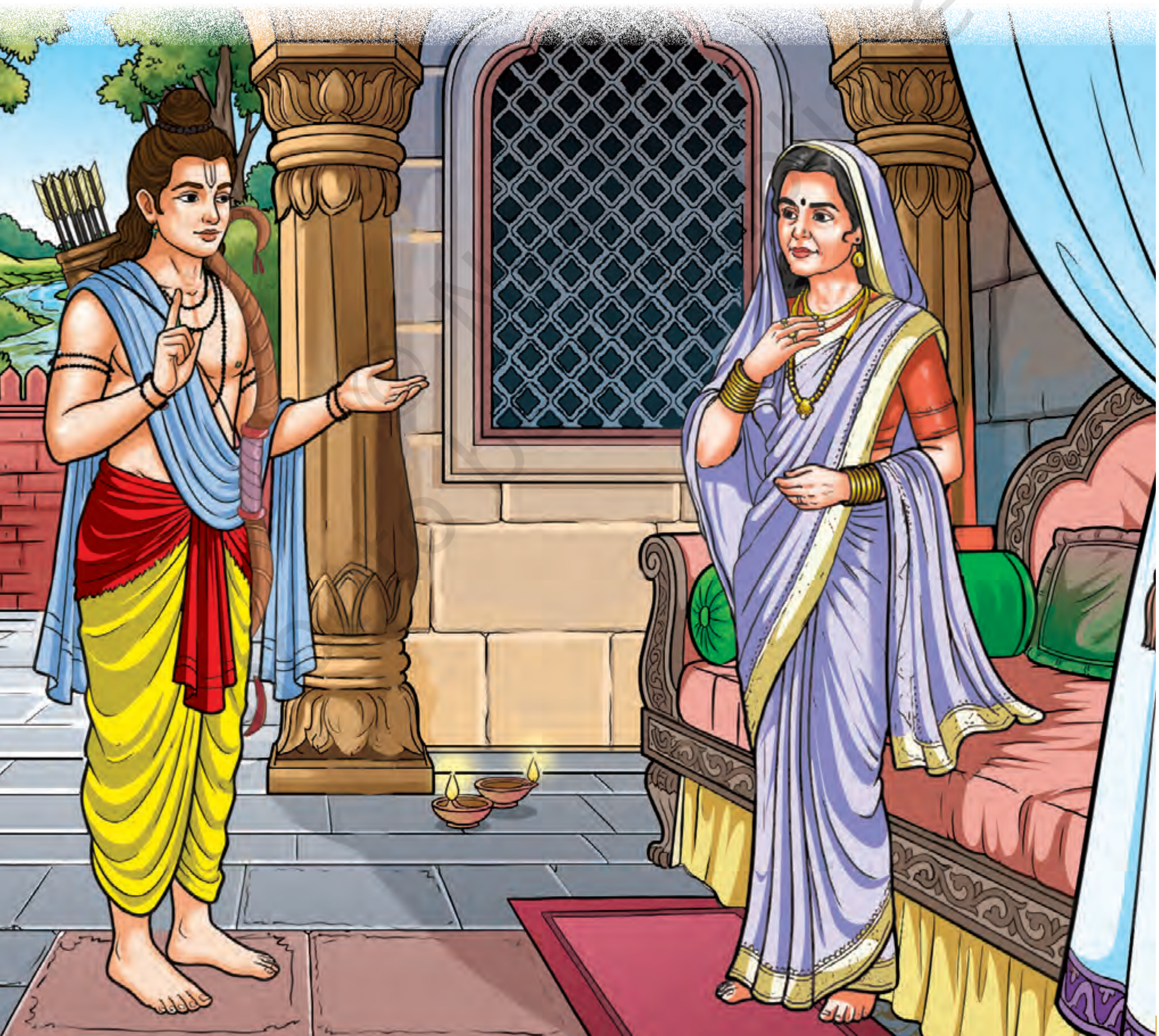

پڑتا ہے جس غریب پہ رنج و محَن کا بار
کرتا ہے اُس کو صبر عطا آپ کِردگار

مایوس ہوکے ہوتے ہیں انساں گناہ گار
یہ جانتے نہیں، ہے وہ دانائے روزگار

انسان اس کی راہ میں ثابت قدم رہے
گردن وہی ہے امرِ رضا میں جو خم رہے

اکثر ریاض کرتے ہیں پھولوں پہ باغباں
ہے دن کی دھوپ رات کی شبنم انھیں گراں

لیکن جو رنگ باغ بدلتا ہے ناگہاں
وہ گل ہزار پردوں میں جاتے ہیں رائیگاں

رکھتے ہیں جو عزیز انھیں اپنی جاں کی طرح
مَلتے ہیں دستِ یاس وہ برگِ خزاں کی طرح

لیکن جو پھول کھلتے ہیں صحرا میں بے شمار
موقوف کچھ ریاض پہ ان کی نہیں بہار

دیکھو یہ قدرتِ چمن آرائے روزگار
وہ ابروباد و برف میں رہتے ہیں برقرار

ہوتا ہے ان پہ فضل جو ربِّ کریم کا
موجِ سُموم بنتی ہے جھونکا نسیم کا

اپنی نگاہ ہے کرمِ کارساز پر
صحرا چمن بنے گا وہ ہے مہرباں اگر

جنگل ہو یا پہاڑ سفر ہو کہ ہو حَضر
رہتا نہیں وہ حال سے بندے کے بے خبر

اس کا کرم شریک اگر ہے تو غم نہیں
دامانِ دشت، دامنِ مادر سے کم نہیں

— پنڈت برج نرائن چکبستؔ

© NCERT not to be republished

لفظ و معنی

نونہال : بچہ، نوخیز

ملال : رنج، غم

جنبش : حرکت، ہلنا

موئے تن : جسم کا بال، رونگٹا

بہم : ساتھ، باہم کا مخفف، ملا ہوا

حشم : شان، ٹھاٹ باٹ

منجدھار : دریا کے بیچ کی دھارا

تقصیر : قصور، خطا، کوتاہی

بحل : بحال، معاف کرنا

دردخیز : درد بڑھانے والا، تکلیف دہ

اشک ریز : آنسو بہانے والا

گریز : بچنا، پرہیز کرنا

وفور : زیادتی، بہتات

رنج و محن : غم اور تکلیف

کِردگار : کام بنانے والا، اللہ تعالیٰ، خالق

ریاض : مشق

موقوف : ملتوی کرنا، کسی پر منحصر کرنا

سموم : لُو، گرم ہوا

© NCERT not to be republished

غور کیجیے

- نظم 'رامائن کا ایک سین' پنڈت برج نرائن چکبست کے شعری مجموعے 'صبحِ وطن' میں شامل ہے۔ نظم میں ماں اور بیٹے کے جذبات کی عکاسی کی گئی ہے۔ نظم کے اس سین میں رام چندر جی کا اپنی ماں کوشلیا سے رخصت ہونا پُر درد انداز میں پیش کیا ہے۔
- ایک سے زیادہ اشعار کے مجموعے کو 'بند' کہتے ہیں جو ایک ساتھ مل کر ایک خیال یا موضوع کو پیش کرتے ہیں۔

سوچیے اور بتائیے

i. 'لی گوشہ ہائے چشم سے اشکوں نے رخ کی راہ' میں کس کیفیت کا اظہار کیا گیا ہے؟

ii. 'ڈستا نہ سانپ بن کے مجھے شوکت و حَشَم' مصرع کا مفہوم کیا ہے؟

iii. 'موجِ سموم بنتی ہے جھونکا نسیم کا' مصرعے میں موجِ سموم کسے کہا گیا ہے؟

iv. آپ کو نظم کا کون سا بند زیادہ جذباتی لگا اور کیوں؟

v. 'ملتے ہیں دستِ یاس وہ برگِ خزاں کی طرح' کا مفہوم اپنی زبان میں لکھیے۔

پڑھیے، سمجھیے اور لکھیے

- نظم کے ایک بند میں پھول، باغباں، باغ اور شبنم الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ کلام میں ایسے الفاظ لانا جن میں آپس میں کوئی تعلق یا نسبت پائی جائے اور جس کے ذریعے کلام کے معنوی یا ظاہری حسن میں اضافہ ہو، اسے 'مراعاۃ النظیر' کہتے ہیں۔ اپنے دوستوں کے ساتھ گفتگو کیجیے اور پانچ اشعار تلاش کر کے اپنی کاپی میں لکھیے جو صنعتِ مراعاۃ النظیر کی مثال ہوں۔

© NCERT not to be republished

.i

.ii

.iii

.iv

.v

- شاید خزاں سے شکل عیاں ہو بہار کی
ہے دن کی دھوپ رات کی شبنم انھیں گراں

ان مصرعوں میں خزاں اور بہار، دن اور رات کا استعمال ہوا ہے۔ یہ الفاظ ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ کلام میں جب ایسے الفاظ استعمال کیے جائیں جو ایک دوسرے کی ضد ہوں، اسے 'صنعتِ تضاد' کہتے ہیں۔ ایسے دو اشعار تلاش کر کے لکھیے جن میں صنعت تضاد موجود ہو:

.i

.ii

- تن میں لہو کا نام نہیں، زرد رنگ ہے

اس مصرعے میں شاعر نے غم کی شدت کو بہت بڑھا کر پیش کیا ہے، جب کہ حقیقت یہ ہے کہ جسم سے خون کبھی مکمل طور پر ختم نہیں ہوتا ہے لیکن شدت غم کو ظاہر کرنے کے لیے شاعر نے مبالغہ سے کام لیا ہے۔ کلام میں کسی حالت، بات یا کیفیت کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنا 'مبالغہ' کہلاتا ہے۔ آپ ان اشعار کو تلاش کر کے لکھیے جن میں صنعت مبالغہ کا استعمال ہوا ہو:

.i

© NCERT not to be republished

.ii

ملتے ہیں دستِ یاس وہ برگ خزاں کی طرح

- اس مصرع میں مایوسی کے ہاتھ کو خزاں کے سوکھے پتوں سے تشبیہ دی ہے۔دونوں میں کمزوری، بے بسی کا احساس موجود ہوتا ہے۔شاعر نے مایوسی کی کیفیت کو دستِ یاس ملنے سے ظاہر کیا ہے اور اسے برگ خزاں سے تشبیہ دی ہے۔تشبیہ کے استعمال سے بات زیادہ واضح اور اثرانگیز ہو جاتی ہے۔آپ پڑھ چکے ہیں کہ کلام میں کسی ایک چیز کو کسی دوسری چیز کے مانند بتانا 'تشبیہ' کہلاتا ہے۔آپ اُن اشعار کو تلاش کر کے نیچے لکھیے جن میں تشبیہ کا استعمال ہوا ہو:

- نظم 'رامائن کا ایک سین' مسدس کی ہیئت میں ہے، یعنی ہر بند میں چھ چھ مصرعے ہیں۔ہر بند کے ابتدائی چار مصرعے ہم قافیہ اور ہم ردیف ہیں جب کہ آخری دو مصرعوں کا قافیہ اور ردیف الگ ہے۔نظم کو دوبارہ پڑھیے اور ہر بند کے قافیے اور ردیف تلاش کر کے اپنی کاپی میں لکھیے۔

لسانی سرگرمی

- درج ذیل مصرعے کو غور سے پڑھیے:

لی گوشہ ہائے چشم سے اشکوں نے رخ کی راہ

'راہ لینا' محاورہ ہے۔شاعر نے اسے مصرعے میں اس طرح استعمال کیا ہے کہ 'لینا' سے لفظ 'لی' بنا کر مصرعے کی ابتدا میں اور 'راہ' کو مصرعے کے آخر میں استعمال کیا ہے۔'راہ لینا' کے معنی ہیں

© NCERT not to be republished

'راستے پر چلنا' دونوں آنکھوں کے کونوں سے آنسو نکل کر چہرے کی طرف روانہ ہو گئے ہیں۔ درج ذیل محاوروں کے معنی معلوم کیجیے اور انھیں جملوں میں استعمال کیجیے:

.i آنکھ بھر آنا ______

.ii آنکھیں بچھانا ______

.iii آنکھیں پھیر لینا ______

.iv آنکھ کھلنا ______

.v آنکھ کا تارا ہونا ______

گفتگو کیجیے

- نظم کے درج ذیل بند میں نصیحت کی گئی ہے۔ اُسے اپنے لفظوں میں بیان کیجیے:

پڑتا ہے جس غریب پہ رنج و محن کا بار — کرتا ہے اس کو صبر عطا آپ کردگار
مایوس ہو کے ہوتے ہیں انساں گناہ گار — یہ جانتے نہیں، ہے وہ دانائے روزگار
انسان اس کی راہ میں ثابت قدم رہے
گردن وہی ہے امرِ رضا میں جو خم رہے

- دیے گئے اشعار کے بند کو پڑھیے اور سوالوں کے جواب دیجیے:

دل کو سنبھالتا ہوا آخر وہ نونہال — خاموش ماں کے پاس گیا صورتِ خیال
دیکھا تو ایک در میں ہے بیٹھی وہ خستہ حال — سکتہ سا ہو گیا ہے، یہ ہے شدّتِ ملال
تن میں لہو کا نام نہیں، زرد رنگ ہے
گویا بشر نہیں کوئی تصویرِ سنگ ہے

© NCERT not to be republished

.i ’نونہال‘ کا کیا مفہوم ہے اور اس سے کس شخصیت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے؟

.ii ماں کی حالت بیان کرنے کے لیے کن الفاظ کا استعمال کیا گیا ہے؟

.iii ’خستہ حال‘ جس ماں کو کہا گیا ہے وہ رانی تھی۔ پھر اس کے لیے یہ اصطلاح کیوں استعمال کی گئی ہے؟

.iv ’تصویرِ سنگ‘ سے کیا مراد ہے؟

.v بند میں ’سکتہ‘ کا لفظ کیوں استعمال کیا گیا ہے؟

تلاش کیجیے

قدیم قصے کہانیوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ دیو مالائی کہانیاں اور اساطیری کہانیاں۔ دیو مالائی کہانیاں مذہبی ہوتی ہیں جن میں دیوی دیوتاؤں کے قصے بیان کیے جاتے ہیں۔ اساطیری کہانیوں میں روایتی قصے، داستانیں، غیر حقیقی عناصر سے متعلق کہانیاں ہوتی ہیں جیسے ’داستانِ امیر حمزہ‘۔ لائبریری سے دیو مالائی اور اساطیری کہانیاں تلاش کیجیے اور انھیں پڑھیے۔ ان کہانیوں اور ان کے مصنّفین کے نام بھی اپنی کاپی میں لکھیے۔

تخلیقی اظہار

- ’رام نومی‘، ’دسہرہ‘ اور ’دیوالی‘ ہمارے ملک کے مشہور تہوار ہیں۔ اپنے ہم جماعت ساتھیوں سے گفتگو کیجیے اور کسی ایک تہوار کی تفصیل اپنی زبان میں لکھیے۔

عملی کام

- اردو کی چند عمدہ نظموں کا انتخاب کر کے ایک پورٹ فولیو تیار کیجیے۔ یہ بھی لکھیے کہ آپ نے ان نظموں کا انتخاب کیوں کیا اور انھیں پڑھتے ہوئے کیا محسوس کیا؟

© NCERT not to be republished